دل کی بات

اسلام کی پونے چودہ سو برس کی تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے اس حقیقت کو خوب جانتے ہیں کہ جب اسلام عرب کے جفاکش ماحول سے نکل کر عجم کے اسائش بھرے ماحول میں آیا تو عجمیوں نے اپنی تمام تر شکستوں کا بدلہ لینے کے لئے اسلام پر تہذیب عجم کا رنگ چڑھانے میں تمام وسائل صرف کر دئیے۔ بنو عباس کا عہد ان کے لئے بہت نفع بخش ثابت ہوا۔ انہوں نے جی بھر کے ایرانی تہذیب و تمدن کو اسلامی رنگ دیا۔ پھر ہندوستان میں ان کی عجمی سازش نے اہل اسلام کو آڑے ہاتھوں لیا۔ سرحدوں کا قرب اور شخص پرستی کی قدر مشترک نے ان کے لئے آسانیاں پیدا کیں۔ انہوں نے حکمرانوں کی ذاتی زندگی اور درباری زندگی میں دخل عمل بڑھایا اور فکری وحدت کو پارہ پارہ کرنے میں بہت سی کامیابیاں حاصل کیں اور خود ایک سیاسی قوت بن کر ابھرے۔ بغداد، دکن، دلی اور لکھنؤ سازشوں کا مرکز بن گئے۔ صحابہ کرام پر علی الاعلان تبرا، لعنت، سب و شتم ہونے لگا تو مسلمانوں کی اصلاحی تحریکوں نے ان کو لگام دی مگر اقتدار سے محروم مسلم ریفارمر، عجمی کفر کی اس یلغار کو نہ روک سکے۔ اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو بڑے خوبصورت طریقے سے نہ صرف روکا بلکہ انہیں قعر مذلت میں پھینک دیا۔ سولہویں صدی میں انگریز ہندوستان میں وارد ہوا تو تمام ہندوستان میں انہی لوگوں نے اس کی آؤ بھگت کی۔ انگریز کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے انہوں نے ہر عمل بد کا جواز مہیا کیا۔ مغلوں سے انتقام لینے کے لئے انہوں نے سازشیں کیں۔ تا آنکہ ۱۸۵۷ء میں انگریز ہندوستان پر قابض ہو گیا اور تمام عجمی مشرک، جاگیر دار اور عہدیدار بنا دئیے گئے اور ایک مرتبہ پھر وہ سیاسی قوت بن گئے۔ انگریز کی حاشیہ نشینی نے انہیں بے پناہ طاقتور بنا دیا۔ ہندوستان میں جب انگریز کے خلاف آزادی کی تحریک شروع ہوئی تو فرنگی کے خانہ زاد اشتریوں نے، مختاری حیلوں سے حریت پسند مسلمانوں کے لئے جینا دو بھر کر دیا۔ پنجاب کے جاگیر دار نے اس سلسلہ میں انگریز کے لئے بازوئے شمشیر زن کا کردار ادا کیا۔ ۱۹۳۷ء میں جب قائداعظم نے برطانیہ سے واپسی کے بعد پاکستان کا نعرہ دیا تو یہی جاگیر دار آہستہ آہستہ قائداعظم کے گرد جمع ہو گیا اور ان کا گھیرا تنگ کر دیا۔ قائداعظم کے سیکولر ہونے کے باوجود ان کے صرف ۲۱ رمضان کے روزہ کا پروپیگنڈا، علقمی زادوں کی حوصلہ مندیوں کی بنیاد بن گیا اور انہوں نے سر دھڑ کی بازی لگا دی لیکن مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا عبدالحامد بدایونی اور مولانا داؤد غزنوی کی دانشمندی سے یہ لوگ اپنے سیاسی مفادات اپنی پسند کے مطابق حاصل نہ کر سکے۔ پاکستان بن جانے کے بعد ہندوستان سے آنے والے سیاہ پوشوں کو شہری جائیدادیں اور زرعی اراضی اور ملازمتیں یوں ملیں گویا پاکستان صرف انہی کے لئے بنایا گیا تھا۔ سندھ کا رافضی جاگیر دار اور پنجاب کا رافضی جاگیر دار اپنی سیاسی قوت میں اضافہ کے لئے ان سے اس طرح اعانت کر رہا تھا گویا صدیوں بعد بچھڑے ہوئے ملے ہیں اور "پیاس" بجھا رہے ہیں۔ کراچی، کاف سے یا تک، بیالیس برس سے ان کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ ایوب خان مرحوم نے اسلام آباد بسایا تو بھی انہی کے وارے نیارے ہو گئے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے اقلیتی حقوق سے بیسیوں گنا بڑھ کر براجمان ہیں۔ ایوب خاں تاشقند معاہدہ میں بھٹو کے ہاتھوں پٹ گئے۔ مشرقی پاکستان تباہی کے غار میں دھکیل دیا گیا۔ بھٹو برسر اقتدار آئے تو ان کے دائیں مرزائی تھے اور بائیں رافضی! مگر مرزائیوں نے رافضیوں کی نہ چلنے دی اور اقتدار کی جانب مسلح ہو کر بڑھنے لگے تو بھٹو نے مرزائیوں کو "ناٹ مسلم" قرار دے کر اپنا اقتدار نہایت خوبصورت طریقے سے بچا لیا۔ بھٹو صاحب نے اس عظیم کامیابی کے بعد اپنے آقائے ولی نعمت سے آنکھیں پھیریں تو الیکشن کے جھمیلے نے انہیں جیل بھیج دیا۔ فوج نے ضیاء الحق کی چھاؤں میں قدر عافیت جانی۔ بھٹو صاحب نواب احمد خاں کے قتل کیس میں تختہ دار پر کھینچ دئیے گئے۔ تمام سیاستدانوں اور مملکت کے تمام شعبوں کے بڑے صاحب اس عمل پر چپ سادھے رہے۔ ضیاء الحق